OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾ International Journal of Islamic Thought ﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:4, Issue: 2, July - December 2025 PP: 26-39

جدید جنگی ہتھیاروں کی وجہ سے سموگ و فوگ کا بڑھتا ہوا رجحان: تدارک پر مشتمل اسلامی تعلیمات

The Increasing Trend of Smog and Fog Due to Modern Warfare Weapons: Islamic Teachings Consisting of Prevention

Muhammad Mahroof
PhD Scholar, Department of Islamic & Relegious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: mahroof1981@gmail.com

Dr. Saeed Ul Haq Jadoon
Lecturer, Department of Islamic & Relegious Studies,
Hazara University Mansehra
Email: Saeedulhaqjadoon@gmail.com

Abstract

The use of modern weapons has not only exposed human life and property to extraordinary dangers but has also left deep and alarming impacts on the environment. The increasing trend of smog and fog is one of these effects, which intensifies because of air pollution, the release of toxic chemical substances, and particles produced by war-related explosions. The study of this issue is important because environmental changes directly affect human health, agricultural production, climatic systems, and the survival of the natural environment. In the current global context, it has become essential to understand environmental protection on religious and ethical grounds, and Islamic teachings provide comprehensive, clear, and human-friendly guidance in this regard. The primary objective of this research is to clarify what principles Islam presents concerning air pollution, environmental damage, and the risks faced by human and biological life—particularly the responsibilities of protecting the environment during wartime. The study indicates, with reference to Islamic sources, that unnecessary destruction in war, excessive use of smoke, release of harmful substances, and every action that damages the environment are prohibited. This research highlights that environmental protection is not only a scientific requirement but also a moral and Shariah-based responsibility from the Islamic perspective.

Keywords: *Modern Warfare Weapons, Smog and Fog, Air Pollution, Toxic Substances, War-Related Environmental Damage, Islamic Teachings, Environmental Protection, Human and Biological Life, Wartime Responsibilities, Moral and Shariah Duty.*

CC BY

تمہید

جدید دور میں جنگی ٹیکنالوجی کی تیز رفتاری نے انسانی زندگی اور ماحولیات پر بے پناہ اثرات مرتب کیے ہیں۔ جدید جنگی ہتھیاروں کے استعمال سے پیدا ہونے والے دھوئیں، زہریلے کیمیائی مادے، اور دیگر فضائی ذرات فضائی آلودگی میں اضافے کا سبب بنتے ہیں، جس کے نتیجے میں سموگ اور فوگ کے بڑھتے ہوئے رجحان نے نہ صرف انسانی صحت بلکہ زرعی پیداوار، موسمی نظام اور قدرتی ماحول کی بقاپر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ یہ ماحولیاتی مسائل عالمی سطح پر توجہ طلب ہیں کیونکہ ان کے اثرات صرف مقامی نہیں بلکہ وسیع پیمانے پر انسانی اور حیاتیاتی زندگی کے لیے خطرناک ہیں۔

ماحولیاتی تحفظ ایک سماجی ضرورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اخلاقی اور مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسان اور ماحول کے درمیان توازن قائم رکھنے کی جامع ہدایات موجود ہیں، جو ماحولیاتی نقصان کو روکنے اور ماحول کی حفاظت کے اصول واضح کرتی ہیں۔ جنگی حالات میں غیر ضروری تباہی، دھوئیں اور زہریلے مواد کے بے جا اخراج سے پیدا ہونے والے خطرات کے تدارک کے حوالے سے اسلامی ماخذ ایک واضح فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو نہ صرف اخلاقی بلکہ شرعی ذمہ داریوں پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

اس تحقیق کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ جنگی سرگرمیوں کے دوران ماحول کے تحفظ کو نظرانداز کرنا انسانی اور حیاتیاتی زندگی کے لیے شدید خطرہ ہے، اور اخلاقی و شرعی نقطۂ نظر سے بھی غیر ذمہ دارانہ عمل سمجھا جاتا ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اسلام ماحول، فضائی آلودگی، سموگ اور فوگ کے بڑھتے ہوئے رجحان اور جنگی حالات میں ماحول کی حفاظت کے اصولوں کے بارے میں کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تحقیق کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ جدید جنگی ہتھیاروں کے اثرات اور ان سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی مسائل کے تدارک کے لیے شریعت کے مطابق عملی رہنمائی سامنے آئے، تاکہ ماحول کی حفاظت کو صرف سائنسی بلکہ اخلاقی اور شرعی فریضہ کے طور پر سمجھا جا سکے۔

جدید ہتھیاروں کا تعارف

جدید ہتھیار دورِ حاضر کی سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی کا نتیجہ ہیں، جنہیں فوجی طاقت میں اضافہ اور دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ ان میں روایتی اسلحے کے ساتھ ساتھ ایٹمی، کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار بھی شامل ہیں، جو غیر معمولی تباہی پھیلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ہتھیار وقتی طور پر جنگی برتری تو فراہم کرتے ہیں، لیکن ان کے استعمال سے بڑے پیمانے پر انسانی جانوں کا ضیاع، نسل در نسل نقصانات، اور فضا، زمین، پانی اور حیاتیاتی نظام کی شدید تباہی واقع ہوتی ہے۔ اسی بنا پر ایسے ہتھیار نہ صرف عسکری حکمتِ عملی بلکہ اخلاق، قانون اور ماحولیات کے تناظر میں بھی عالمی سطح پر سنجیدہ بحث اور تشویش کا باعث بن چکے ہیں۔

ایٹمی ہتھیاروں کا تعارف اور اثرات

ایٹمی ہتھیار جدید دور کا سب سے تباہ کن ہتھیار ہے، جس کی طاقت ایٹم کے ٹوٹنے یا جڑنے کے جوہری عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ انہی جوہری تعاملات کی بنیاد پر ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وجود میں آئے، جنہوں نے عالمی امن، انسانی زندگی اور بین الاقوامی قانون کے لیے سنگین چیلنجز پیدا کیے ہیں جنیوا اکیڈمی 2014 کی رپورٹ میں اس کی تعریف یہ ہے:

"A nuclear weapon is an explosive device whose destructive force results from either nuclear fission chain reactions or combined

> *nuclear fission and fusion reactions. Nuclear weapons whose explosive force results exclusively from fission reactions are commonly referred to as atomic bombs, while those that derive much or most of their energy in nuclear fusion reactions are termed thermonuclear weapons (or hydrogen bombs1"*

ترجمہ: " جوہری ہتھیار ایسا بم ہوتا ہے جس کی خوفناک طاقت جوہری عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ طاقت یا تو ایٹم کے ٹوٹنے (فشن) سے بنتی ہے، یا پھر ایٹم کے ٹوٹنے اور جڑنے (فشن اور فیوژن) دونوں سے مل کر پیدا ہوتی ہے۔ جس جوہری ہتھیار میں طاقت صرف ایٹم کے ٹوٹنے سے بنتی ہے، اسے عام طور پر ایٹم بم کہا جاتا ہے۔ اور جس ہتھیار میں زیادہ طاقت ایٹم کے جڑنے سے بنتی ہے، اسے ہائیڈروجن بم یا تھرمونیوکلیئر بم کہا جاتا ہے"

اسی طرح مشہور عربی لغت المعجم الوسیط میں تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"الأسلحة النووية مَا يستخدم فِي اسْتِعْمَالهَا الطَّاقَة الذّرِيَّة"[2]

"وہ ہتھیار جن کے استعمال میں جوہری توانائی کام میں لائی جاتی ہے"

جدید جنگی ٹیکنالوجی نے جہاں مختلف شعبوں میں انقلاب پیدا کیا ہے، وہیں اس نے ایسے ہتھیار بھی متعارف کرائے ہیں جن کے اثرات فوجی حد تک محدود نہیں رہتے بلکہ انسانی زندگی، ماحول اور آئندہ نسلوں تک پھیل جاتے ہیں۔ جب جنگیں اپنی حدود پھلانگتی ہیں اور ایٹمی ہتھیار استعمال کیے جاتے ہیں تو نقصان صرف دشمن افواج تک محدود نہیں رہتا، بلکہ پورے معاشرے کی بنیادی زندگی متاثر ہو جاتی ہے۔ ایسے ہتھیار زمین، فضا، پانی، اور انسان کی روزمرہ ضروریات کو اس طرح نقصان پہنچاتے ہیں کہ برسوں تک اس کے اثرات ختم نہیں ہوتے۔ خاص طور پر جب یہ تباہی شہری علاقوں میں ہوتی ہے، تو صاف پانی، بجلی، آمدورفت اور دیگر بنیادی سہولیات ایک خواب بن کر رہ جاتی ہیں۔ ایسا ہی کچھ ہیروشیما میں ہوا، جس کا ذکر درج ذیل اقتباس میں موجود ہے:

> *"The Hiroshima atomic explosion caused immediate and severe environmental and structural damage that profoundly transformed the city's landscape. One of the major consequences was the destruction of around 70,000 water pipelines, severely restricting access to clean water for residents. In addition, essential services like electricity and transportation were severely disrupted, making recovery operations exceedingly difficult. As a result, nearly 80% of utility systems were rendered non-functional and remained out of service until their gradual restoration by August 15[3]"*

ترجمہ؛" ہیروشیما پر ایٹمی حملے کے فوری بعد شدید ماحولیاتی اور ساختی نقصان سامنے آیا، جس نے شہر کی شکل وصورت کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس سانحے کا ایک بڑا نتیجہ تقریباً 70,000 پانی کی پائپ لائنوں کی تباہی تھا، جس کے باعث شہریوں کے لیے صاف پانی تک رسائی بری طرح متاثر ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ بجلی اور ٹرانسپورٹ جیسی بنیادی سہولیات کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا، جس کی وجہ سے بحالی کی کوششیں بہت مشکل ہو گئیں۔ نتیجتاً تقریباً 80 فیصد افادتی نظام ناکارہ ہو گیا اور 15 اگست تک اس کی مکمل بحالی نہ ہو سکی"

ہیروشیما پر ایٹمی حملہ محض ایک فوجی کارروائی نہیں بلکہ انسانی اور ماحولیاتی تباہی کی ایک ہولناک مثال تھا۔ اس حملے کے

بعد نہ صرف ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں بلکہ شہر کا قدرتی اور شہری ڈھانچہ بھی مکمل طور پر مفلوج ہوگیا۔

کیمیائی ہتھیاروں کا تعارف اور اثرات

کیمیائی ہتھیار جنہیں انگلش میں " Chemical Weapons" کہتے ہیں اور عربی میں *الأسلحة الكيميائية* کہتے ہیں مطلب کیمیائی ہتھیار وہ زہریلے کیمیکلز یا آلات ہیں جو جان بوجھ کر نقصان یا موت پہنچانے کے لیے استعمال کیے جائیں۔ اس میں وہ بم، گولے، آلات اور دیگر سامان بھی شامل ہیں جو خاص طور پر زہریلے کیمیکلز کو ہتھیار بنانے کے لیے تیار کیے گئے ہوں، اور یہ عالمی امن اور انسانی جان کے لیے سنگین خطرہ ہیںChemical Weapons (OPCW) اس کی تعریف یوں کرتی ہے:

> *A Chemical Weapon is a chemical used to cause intentional death or harm through its toxic properties. Munitions, devices and other equipment specifically designed to weaponise toxic chemicals also fall under the definition of chemical weapons*[4]"

ترجمہ: "کیمیائی ہتھیار وہ کیمیکل ہے جو اپنے زہریلے اثر سے جان بوجھ کر نقصان یا موت پہنچانے کے لیے استعمال کیا جائے۔ اسی طرح وہ بم، آلات اور دیگر سامان جو خاص طور پر زہریلے کیمیکل کو ہتھیار بنانے کے لیے بنائے گئے ہوں، وہ بھی کیمیائی ہتھیار شمار ہوتے ہیں"

اسی حوالے سے ڈاکٹر عادل سید لکھتے ہیں:

> "الأسلحة الكيميائية عبارة عن مجموعة من الغازات السامة التي يتم تحضيرها كيميائيًا، ولها تأثيرات مختلفة على الوظائف الفسيولوجية للإنسان؛ فبعضها قاتل، وبعضها الآخر معوّق أو مشوّه"[5]

ترجمہ: "کیمیائی ہتھیار زہریلی گیسوں کے ایسے مجموعے پر مشتمل ہوتے ہیں جنہیں کیمیائی طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ ان کا انسانی جسم کی طبعی (فزیالوجیکل) کارکردگی پر مختلف اثر پڑتا ہے؛ ان میں سے بعض گیسیں مہلک ہوتی ہیں، جب کہ کچھ معذور یا بدنما (بدشکل) کردینے والی ہوتی ہیں"

انسان نے قدیم زمانے سے ہی جنگ میں دھوئیں اور زہریلی گیسوں کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا، جو نہ صرف دشمن کے لیے خطرناک تھے بلکہ ماحول کے لیے بھی تباہ کن ثابت ہوئے۔ ایسے کیمیائی اثرات نے فضا، پانی اور زمین کو آلودہ کیا بالکل اسی طرح جیسے آج کی سموگ اور فوگ انسانی عمل کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ماحول کی تباہی کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ انسانی فساد کا تسلسل ہے۔ جدید جنگوں میں جہاں ٹیکنالوجی نے بے پناہ ترقی کی ہے، وہیں انسانیت کے لیے خطرات بھی کئی گنا بڑھ چکے ہیں۔ پہلی مرتبہ جنگ عظیم اوّل کے اختتام کے بعد، کیمیائی ہتھیاروں کا منظم انداز میں استعمال جرمن فوج نے کیا، جب 1915ء میں اس نے فرانسیسی افواج کے خلاف کلورین گیس چھوڑی، جس سے تقریباً پانچ ہزار افراد ہلاک ہوگئے۔ بعد ازاں 1917ء میں جرمنوں نے خردل گیس کا سہارا لیا اور تقریباً 90 لاکھ گولیاں اس زہریلی گیس سے بھری ہوئی فائر کی گئیں، جس کے نتیجے میں 40 ہزار سے زائد افراد متاثر ہوئے۔"[6]

حیاتیاتی ہتھیار کا تعارف اور اثرات

حیاتیاتی ہتھیار ایسے جراثیم یا زہریلے مادّے پھیلاتے ہیں جو انسانوں، جانوروں یا پودوں کو نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنے

کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں: ایک ہتھیار بنایا گیا عامل اور دوسرا اسے پھیلانے کا طریقہ یا ذریعہ اس حوالے سے اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے (UNODA) کا نقطہ نظر یوں ہے :

"Biological weapons disseminate disease-causing organisms or toxins to harm or kill humans, animals or plants. They generally consist of two parts – a weaponized agent and a delivery mechanism. In addition to strategic or tactical military applications, biological weapons can be used for political assassinations, the infection of livestock or agricultural produce to cause food shortages and economic loss, the creation of environmental catastrophes, and the introduction of widespread illness, fear and mistrust among the public[7]"

ترجمہ: "حیاتیاتی ہتھیار ایسے جراثیم یا زہریلے مادّے پھیلاتے ہیں جو انسانوں، جانوروں یا پودوں کو نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں: ایک ہتھیار بنایا گیا عامل اور دوسرا اسے پھیلانے کا طریقہ یا ذریعہ۔ فوجی حکمت عملی یا جنگی مقاصد کے علاوہ، حیاتیاتی ہتھیار سیاسی قتل، مویشیوں یا زرعی پیداوار کو بیمار کر کے خوراک کی کمی اور معاشی نقصان پیدا کرنے، ماحولیاتی تباہی پیدا کرنے، اور عوام میں وسیع پیمانے پر بیماری، خوف اور بے اعتمادی پھیلانے کے لیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔"

حیاتیاتی ہتھیار سب سے خطرناک جراثیمی عوامل محدود تعداد میں ہیں، مگر اگر انہیں حاصل کر کے پھیلایا جائے تو یہ عوامی صحت اور قومی سلامتی کے لیے سنگین چیلنج بن سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ جراثیمی عوامل (agents) جنہیں حیاتیاتی دہشت گردی کی صورت میں عوامی صحت کے لیے سب سے بڑا خطرہ سمجھا جاتا ہے، ان کی فہرست مختصر ہے۔ تاہم، اگرچہ یہ فہرست چھوٹی ہے، اس میں ایسے عوامل بھی شامل ہیں کہ اگر انہیں حاصل کر کے مناسب طریقے سے پھیلایا جائے تو وہ ہماری صلاحیت کے لیے ایک مشکل عوامی صحت کا چیلنج بن سکتے ہیں، یعنی ہلاکتوں کی تعداد کو محدود کرنا اور شہروں اور ملک کو پہنچنے والے نقصان کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جائے گا"[8]

حیاتیاتی دہشت گردی میں استعمال ہونے والے انتہائی خطرناک جراثیمی عوامل کی تعداد کم ہے، لیکن ان کے اثرات بے حد تباہ کن ہو سکتے ہیں۔ ان عوامل کا مؤثر استعمال عوامی صحت کے نظام کے لیے سنگین چیلنج بن سکتا ہے، جس سے نہ صرف ہلاکتیں بڑھ سکتی ہیں بلکہ شہروں اور ملک کو ہونے والے نقصان پر قابو پانا بھی انتہائی مشکل ہو جائے گا اسی حوالے سے ڈاکٹر عادل سید لکھتے ہیں :

"الأسلحة البيولوجية تعتمد على تنمية ونشر كائنات دقيقة مسببة للأمراض، مثل البكتيريا أو الفطريات أو الفيروسات، أو إفرازاتها السامة، بغرض إحداث أوبئة تؤثر على الإنسان أو الحيوان أو النبات، مما يؤدي إلى تدميرها أو القضاء عليها"[9]

ترجمہ: " حیاتیاتی ہتھیار ایسے ہتھیار ہوتے ہیں جن میں بیماری پھیلانے والے خوردبینی جراثیم جیسے بیکٹیریا، فنگس یا وائرس اور ان کے زہریلے اخراجات کو جان بوجھ کر تیار اور پھیلایا جاتا ہے، تاکہ انسان، جانور یا پودوں میں وبائی امراض پھیلائے جا سکیں، جو بالآخر ان کی ہلاکت یا تباہی کا سبب بنتے ہیں"

معلوم ہوا کہ حیاتیاتی ہتھیار صرف دشمن کو مارنے تک محدود نہیں بلکہ انسانی معاشرے، زرعی نظام اور قدرتی وسائل کو جڑ سے تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کا استعمال جنگی اخلاقیات اور انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزی ہے، کیوں کہ یہ دشمن اور عام شہری میں فرق نہیں کرتے بلکہ ہر ذی روح کو نشانہ بناتے ہیں۔

سموگ اور فوگ کا تعارف اور ان کے اسباب واثرات

لفظ سموگ "انگریزی کے الفاظ "دھواں (Smoke) "اور /دھند (Fog) "سے بنا ہے اور یہ شدید فضائی آلودگی کے لیے استعمال ہوتا ہے ایئرلی فضائی آلودگی اور اسموگ معلوماتی پلیٹ فارم میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"The word "smog" is a combination of the English words "smoke" and "fog". This term has become widely recognized as a way to describe heavy air pollution. But what is the definition of smog? It is classified as thick, atmospheric pollution formed by the reaction of pollutants with sunlight and atmospheric conditions. Smog consists of harmful substances such as nitrogen oxides, sulphur dioxide, carbon monoxide, and fine particulate matter. The severity of smog depends on several factors, including emission sources, geography, and weather conditions[10]"

ترجمہ:" لفظ سموگ انگریزی کے دو الفاظ دھواں (Smoke) اور دھند (Fog) سے مل کر بنا ہے۔ یہ لفظ شدید فضائی آلودگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ سموگ کی تعریف یہ ہے کہ یہ ایک گہری اور نقصان دہ فضائی آلودگی ہے جو آلودہ گیسوں کے سورج کی روشنی اور موسمی حالات کے ساتھ ملنے سے بنتی ہے۔ سموگ میں نقصان دہ مادے شامل ہوتے ہیں، جیسے نائٹروجن آکسائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور باریک گرد کے ذرات۔ سموگ کی شدت مختلف عوامل پر منحصر ہوتی ہے، مثلاً آلودگی پیدا کرنے والے ذرائع، علاقے کی جغرافیائی ساخت اور موسم کی صورتحال"

دھند اور سموگ کے درمیان بنیادی فرق ان کے پیدا ہونے کے طریقہ کار میں ہے۔ دھند ایک قدرتی مظہر ہے جو عموماً سردیوں کے موسم میں نمودار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، سموگ دھوئیں اور دھند کے امتزاج سے وجود میں آتی ہے۔ کوئلہ اور دیگر معدنی ایندھن جب مکمل طور پر نہ جلیں، یا گاڑیوں اور صنعتوں سے خارج ہونے والے دھوئیں کے ذریعے فضا میں مضر گیسیں شامل ہو جاتی ہیں۔ ان میں نائٹروجن آکسائیڈز (NOx) ، سلفر آکسائیڈز (Sox) ، وولیٹائل آرگینک کمپاؤنڈز (VOCs)اور کاربن مونو آکسائیڈ (CO) جیسی زہریلی گیسیں شامل ہوتی ہیں۔ جب یہ کیمیائی مادے سورج کی روشنی سے متاثر ہوتے ہیں تو ایک ردعمل کے نتیجے میں فوٹو کیمیکل سموگ بنتی ہے، جو خاص طور پر بڑے شہروں میں عام نظر آتی ہے"[11]

سموگ، دھواں اور دھند کا ملاپ ہے۔ یہ اصطلاح اس ماحولیاتی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جو فضائی آلودگی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے، خاص طور پر شہری علاقوں میں۔ یہ دھند اس وقت بنتی ہے جب فضائی آلودگی میں شامل مختلف مضر اجزا موسمی حالات کے ساتھ مل کر گہری اور نقصان دہ فضا تشکیل دیتے ہیں اسی حوالے سے عراق کی انبار یونیورسٹی کی ایک رپورٹ درج ذیل ہے:

"الضبخن هو مزيج من الدخان والضباب، وتُستخدم هذه التسمية للتعبير عن ظاهرة جوية ناتجة عن تلوث الهواء، خصوصًا في المناطق الحضرية. يظهر هذا النوع من الضباب نتيجة تفاعل ملوثات

الهواء مع الظروف المناخية"[12]

ترجمہ: "سموگ، دھواں اور دھند کا ملاپ ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح اس ماحولیاتی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو فضائی آلودگی کے باعث پیدا ہوتی ہے، خصوصاً شہری علاقوں میں۔ یہ دھند اس وقت بنتی ہے جب فضائی آلودگی میں شامل مختلف مضر اجزا موسمی حالات کے ساتھ مل کر ایک گہری اور مضر فضا تشکیل دیتے ہیں"

سموگ زہریلا ماحولیاتی مرکب ہے جس کے اثرات بہت زیادہ ہیں، جو صنعتی اور جنگی سرگرمیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ مسلح تصادم میں اسلحہ، بارود اور دھماکوں سے نکلنے والی گیسیں فضا کو مسموم کر دیتی ہیں، انسانی صحت، پودوں اور جانوروں کی بقا کو خطرے میں ڈالتی ہیں۔ جنگی دھواں قدرتی دھند کو زہریلا بنا کر بصارت دھندلا کرتا اور سانس لینا دشوار کرتا ہے۔ عالمی سطح پر فوجی کارروائیاں فضائی آلودگی میں واضح اضافہ کرتی ہیں، کمیونٹی پیس میکر ٹیمز — (Community Peacemaker Teams (CPT جو ایک بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم ہے اس کے مطابق عالمی سطح پر فوجی کارروائیاں فضائی آلودگی میں نمایاں اضافہ کرتی ہیں، خاص طور پر جب طیارے، بکتر بند گاڑیاں، بھاری مشینری اور ڈیزل سے چلنے والے جنریٹر استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایندھن، تیل اور دیگر مضر کیمیکل جیسی خطرناک اشیاء کو غیر ذمہ دارانہ طریقے سے ذخیرہ کرنا، سنبھالنا یا تلف کرنا نہ صرف زمین اور زیرِ زمین پانی کو آلودہ کرتا ہے بلکہ فضا میں زہریلی گیسوں کے اخراج کا باعث بھی بنتا ہے۔[13]

فضائی آلودگی محض صنعتی نہیں بلکہ ایک عالمی جنگی حقیقت ہے، جس کا حل انسانی بقا کے لیے ضروری ہے۔ سموگ اور فوگ جیسے مظاہر اسی آلودگی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں، جو انسانی صحت، ماحولیاتی توازن اور روزمرہ زندگی کے معیار کو شدید متاثر کرتے ہیں عالمی ادارہ صحت کے مطابق اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

> *"Air pollution is the presence of one or more contaminants in the atmosphere, such as dust, fumes, gas, mist, odour, smoke or vapor, in quantities and duration that can be injurious to human health. The main pathway of exposure from air pollution is through the respiratory tract. Breathing in these pollutants leads to inflammation, oxidative stress, immunosuppression, and mutagenicity in cells throughout our body, impacting the lungs, heart, and brain among other organs and ultimately leading to disease[14]"*

ترجمہ: "فضائی آلودگی اس صورتِ حال کو کہتے ہیں جب فضا میں ایک یا ایک سے زیادہ آلودہ اجزاء موجود ہوں، جیسے کہ دھول، دھواں، گیس، بخارات، بدبو یا دھواں، ایسی مقدار اور مدت کے لیے جو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ فضائی آلودگی کا سب سے بڑا اثر رسوخ نظامِ تنفس کے ذریعے ہوتا ہے۔ جب انسان یہ آلودہ ہوا سانس کے ذریعے جذب کرتا ہے تو جسم میں سوزش، آکسیڈیٹو اسٹریس، مدافعتی نظام کی کمزوری، اور خلیات میں جینیاتی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں پھیپھڑوں، دل، دماغ اور دیگر اعضاء متاثر ہوتے ہیں اور بالآخر مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں"

سموگ و فوگ اور فضائی آلودگی کی وجہ سے فالج، دل کی بیماریاں، دائمی پھیپھڑوں کی بیماریاں، پھیپھڑوں کا کینسر، نمونیا اور موتیا جیسی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ بچے، بزرگ اور حاملہ خواتین اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور حاملہ خواتین میں کم وزن کے بچے یا قبل از وقت پیدائش کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ سب سے خطرناک آلودہ اجزاء میں ذراتی آلودگی، کاربن مونو آکسائیڈ،

اوزون، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ اور سلفر ڈائی آکسائیڈ شامل ہیں۔ صحرائی دھول بھی فضائی آلودگی میں اضافہ کرتی ہے اور سانس کی بیماریوں کا خطرہ بڑھاتی ہے۔ گھریلو ایندھن اور دھواں بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں اور جلنے یا زہریلے اثرات پیدا کر سکتے ہیں[15]

مسلح تصادم میں فضائی آلودگی سموگ فوگ: فکر اسلامی اور بین الاقوامی قوانین

صنعتی انقلاب کے بعد سموگ اور فوگ کا مسئلہ بنیادی طور پر صنعتی دھواں، فیکٹریوں اور ایندھن کے جلانے سے پیدا ہوا۔ تاہم مسلح تصادم اور جدید ایٹمی، کیمیائی و حیاتیاتی ہتھیاروں کے استعمال نے اس مسئلے کو نہ صرف شدت دی بلکہ اس کے اثرات کو وسیع اور تباہ کن بنا دیا۔ جنگ کے دوران پیدا ہونے والا زہریلا دھواں اور سموگ نہ صرف دشمن کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ شہری آبادی، انسانی صحت، جانوروں اور ماحولیاتی نظام کو بھی خطرے میں ڈال دیتا ہے۔[16] جنگی دھواں جب فضا کی نمی اور دھند سے ملتا ہے تو سموگ بنتی ہے، جو سانس کی بیماریوں اور ماحولیاتی آلودگی کو بڑھاتی ہے۔ اسی طرح سرد موسم اور بارودی اثرات مل کر فوگ پیدا کرتے ہیں، جو بینائی اور سفر کو متاثر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہادی فیصل سعدون لکھتے ہیں:

"التلوث: فهو كل ما يؤثر في عناصر البيئة جميعًا، بما فيها نبات وحيوان وإنسان، وكذلك كل ما يؤثر تركيب العناصر الطبيعية غير الحية مثل الهواء والتربة والبحار والمحيطات وغيرها"[17]

ترجمہ: "آلودگی ایک ایسا عمل ہے جو قدرتی ماحول کے تمام اجزاء جیسے انسان، جانور، پودے پر منفی اثر ڈالتا ہے، اور اسی طرح یہ غیر جاندار عناصر جیسے ہوا، مٹی، سمندر اور دیگر قدرتی وسائل کی ساخت کو بھی متاثر کرتا ہے"

آلودگی صرف ماحولیاتی نہیں بلکہ انسانی بقا، صحت اور زمین کے نظام کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ یہ انسان، جانور، پودوں اور بنیادی وسائل یعنی ہوا، پانی اور مٹی کی ساخت کو بگاڑ دیتی ہے۔ پاکستان بھی ماحولیاتی آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی کے سنگین بحران سے گزر رہا ہے۔ فیکٹریوں، گاڑیوں اور گھریلو اخراج نے فضا کو زہریلا بنا کر ہوا، پانی اور خوراک کو متاثر کیا ہے۔ لاہور، کراچی اور پشاور جیسے شہروں میں اسموگ نے سانس، دل اور پیدائشی امراض کو بڑھا دیا، جب کہ ٹریفک، صنعت اور صفائی کی کمی اس کے بڑے عوامل ہیں۔[18]

جنگ میں دشمن کو ضرورت سے زیادہ تکلیف دینا اور ماحول کو نقصان پہنچانا بین الاقوامی قانون میں بھی ممنوع ہے۔ کیمیائی ہتھیار، آتشیں بم اور بارودی سرنگیں زمین، پانی اور فضا کو خراب کرتے ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق ماحول کا طویل نقصان روکنا لازم ہے, Additional Protocol I آرٹیکل 55 کا اقتباس ہے:

> "*Article 55. PROTECTION OF THE NATURAL ENVIRONMENT. 1. Care shall be taken in warfare to protect the natural environment against widespread, long-term and severe damage. This protection includes a prohibition of the use of methods or means of warfare which are intended or may be expected to cause such damage to the natural environment and thereby to prejudice the health or survival of the population*[19]"

ترجمہ:" جنگی حالات میں اس امر کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ قدرتی ماحول کو ایسے نقصانات سے بچایا جائے جو دائرہ کار میں بہت وسیع، مدت میں طویل اور شدت میں تباہ کن ہوں۔ اس مقصد کے تحت ایسے تمام ہتھیاروں اور جنگی طریقوں کے

استعمال پر پابندی عائد ہے جن کے بارے میں یہ امکان موجود ہو یا جن کی نیت یہی ہو کہ وہ ماحول کو نقصان پہنچائیں، اور اس کے نتیجے میں انسانی صحت یا بقاء کو خطرات لاحق ہوں"

سموگ و فوگ کی روک تھام اور فکر اسلامی

آج کے صنعتی اور مسلح تصادم زدہ معاشروں میں فضائی آلودگی، جس سے سموگ اور فوگ پیدا ہوتے ہیں، ایک سنگین مسئلہ ہے جو صحت اور ماحول دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ اسلام فطرت اور وسائل کے تحفظ کی تعلیم دیتا ہے اور آنے والی نسلوں کے حقوق کو اہمیت دیتا ہے۔ اسلامی اصول سموگ و فوگ کے تدارک میں اخلاقی اور عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں تاکہ انسانی زندگی اور ماحول محفوظ رہ سکیں:

اس حوالہ سے چند تعلیمات حسب ذیل ہیں:

1۔ آگ کے بے جا استعمال کی ممانعت اور دھویں سے ماحولیاتی تحفظ:

فضائی آلودگی کے اہم اسباب میں آگ کا غیر ضروری استعمال اور دھواں شامل ہیں، جو سموگ و فوگ بڑھاتے ہیں۔ صنعتی فضلہ جلانا اور کھیتوں یا پلاسٹک کو آگ لگانا ماحول اور انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اسلام نے ایسے اعمال سے روکا ہے جو ماحول یا مخلوق کو نقصان پہنچائیں۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"رسول الله صلى الله عليه وسلم أمره على سرية قال: فخرجت فيها، وقال: إن وجدتم فلانا فأحرقوه بالنار. فوليت فناداني فرجعت إليه فقال: إن وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه، فإنه لا يعذب بالنار إلا رب النار"[20]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک سَریہ (فوجی مہم) کا امیر مقرر کیا۔ وہ فرماتے ہیں: میں اس میں شامل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اسے آگ سے جلا دینا میں روانہ ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے واپس بلایا۔ جب میں واپس آیا تو فرمایا: 'اگر تم اسے پاؤ تو قتل کر دینا، لیکن آگ سے نہ جلانا، کیوں کہ آگ کا عذاب صرف آگ کے رب (اللہ تعالیٰ) ہی کو دینا سزاوار ہے"

رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے ایک بنیادی اصول واضح ہوتا ہے کہ جنگ میں ایسے ذرائع اور طریقے اختیار کرنا ممنوع ہیں جو آگ یا شدید اذیت کا باعث بنیں، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: "آگ کا عذاب دینا صرف ربِّ نار ہی کا حق ہے۔" اس اصول کا اطلاق جدید جنگی ہتھیاروں پر بھی ہوتا ہے، خصوصاً ان آلات پر جو آگ، دھماکوں اور کیمیائی مواد کے ذریعے فضا میں شدید دھواں، سموگ یا فوگ پیدا کر کے دشمن یا شہری آبادی کو تکلیف اور ہلاکت کے خطرے سے دوچار کرتے ہیں۔

سموگ اور زہریلی فوگ بطور جنگی حربہ نہ صرف جسمانی اذیت کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ "فساد فی الارض" جیسے شرعی اصولوں کی صریح خلاف ورزی بھی ہیں۔ چونکہ ایسے ہتھیار شہری ماحول کو آلودہ کرتے، عوامی صحت کو نقصان پہنچاتے اور غیر ضروری تکلیف کا سبب بنتے ہیں، اس لیے حدیث روشنی میں ان کا استعمال شرعاً ممنوع ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"أَصْلُهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"[21]

ترجمہ: "اصل بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان برداشت کرو"

"عن ابن عباس فقال: لا يحملنكم عداوة قوم أن تعتدوا.حدثنا بشر قال، حدثنا يزيد قال،

حدثنا سعید، عن قتادة: "ولا يجرمنكم شنآن قوم"، لا يجرمنكم بغض قوم.."[22]

ترجمہ: "عباس سے روایت کی: کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ بشر نے روایت کیا، کہا: ہم سے یزید نے بیان کیا، اس نے کہا ہم سے سعید نے قتادہ کے واسطے سے نقل کیا کہ "ولا یجرمنکم شنآن قوم" کا مطلب یہ ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل سے نہ ہٹائے"

ان نصوص سے واضح ہوتا ہے یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ دشمنی یا نفرت کسی بھی قوم کے ساتھ ہمیں عدل اور حق کے اصول سے ہٹنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ اس اصول کو ماحولیاتی آلودگی، خاص طور پر سموگ و فوگ کے مسئلے پر بھی اطلاق کیا جا سکتا ہے: جیسے جنگ یا دشمنی کے دوران زہریلے دھوئیں، کیمیائی اخراجات یا صنعتی فضائی آلودگی کو نظرانداز کر کے فضا کو نقصان پہنچانا، عدل اور انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق دشمن کی دشمنی بھی ہمیں ماحول، شہری آبادی اور انسانی صحت کے تحفظ کے اصول سے ہٹنے کی اجازت نہیں دیتی۔ یعنی سموگ و فوگ پیدا کرنے والے تمام حربے، چاہے جنگی ہوں یا صنعتی، اسلام میں غیر اخلاقی اور ممنوع ہیں۔

2۔ جنگ میں زہریلے حربوں کی ممانعت

اسلام میں جنگ کے دوران انسانی جان اور ماحول کی حفاظت کو اہمیت دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کے کنوؤں میں زہر ڈالنے سے منع فرمایا، جو واضح کرتا ہے کہ زہریلے حربے استعمال کرنا ممنوع ہے۔ یہ اصول آج کے دور میں سموگ اور فوگ کے تدارک سے جڑا ہوا ہے، کیونکہ جنگی ہتھیار اور زہریلے مواد فضائی آلودگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے زہریلے حربے انسانی زندگی کے لیے خطرہ ہیں، اسی طرح صنعتی اور جنگی دھواں اور کیمیائی اخراج بھی فضاء کو آلودہ کر کے سموگ و فوگ پیدا کرتے ہیں، جس سے صحت، ماحولیاتی توازن اور شہری ماحول متاثر ہوتا ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى أَنْ يُلْقَى السُّمُّ فِي آبَارِ الْمُشْرِكِينَ"[23]

"ترجمہ: "نبی کریم ﷺ نے مشرکوں کے کنوؤں میں زہر ڈالنے سے منع فرمایا"

نبی ﷺ نے مشرکوں کے کنوؤں میں زہر ڈالنے سے منع فرمایا، جو جنگ میں انسانی زندگی اور بنیادی وسائل کی حفاظت کی اسلامی ہدایت کی علامت ہے۔ آج کے دور میں اس اصول کا اطلاق سموگ و فوگ پر بھی ہوتا ہے، کیونکہ زہریلا دھواں، کیمیائی یا حیاتیاتی ہتھیار، اور صنعتی فضائی آلودگی نہ صرف دشمن بلکہ شہری آبادی، انسانی صحت اور ماحول کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ فقہ الحرب کے مطابق ایسی ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والی کارروائیاں غیر شرعی اور غیر اخلاقی ہیں۔

3۔ ماحولیاتی خطرات کی روک تھام میں احتیاط پر مبنی رویے

ماحولیاتی خطرات، جیسے فضائی آلودگی، سموگ اور فوگ، انسانی صحت، زراعت، اور قدرتی وسائل کے لیے سنگین مسائل پیدا کرتے ہیں۔ جدید صنعتی اور جنگی سرگرمیاں ان خطرات میں اضافہ کرتی ہیں، جس سے شہری اور دیہی ماحول متاثر ہوتا ہے۔ اسلام میں انسانی زندگی اور ماحول کی حفاظت کو اولین ترجیح دی گئی ہے اور ہر عمل میں اعتدال، ضرورت اور احتیاط کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے صحیح مسلم کی حدیث میں ارشاد نقل ہے:

" إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ. قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ انْصَرَفَ"[24]

ترجمہ : "جب تم کسی جگہ (طاعون) کے بارے میں سنو، تو اس میں داخل نہ ہو، اور اگر وہ کسی جگہ واقع ہو جائے اور تم وہاں موجود ہو، تو اس سے بچ کر ڈرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو راوی کہتاہ عمر بن خطابؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا، پھر واپس لوٹ گئے"

یہ حدیث انسانی تحفظ اور ماحولیاتی احتیاط کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ جیسا کہ طاعون کے دوران داخل نہ ہونے یا موجودگی میں غیر ضروری نقل و حرکت سے منع کیا گیا، اسی طرح سموگ و فوگ جیسی فضائی آلودگی کے وقت بھی انسان کو اپنی حفاظت کے لیے محتاط رہنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ماحولیاتی خطرات سے بچاؤ اور فضائی آلودگی کے اثرات سے تحفظ کرنا فرض اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

4۔ ماحولیاتی فساد سے بچنے کا اسلامی تصور

سموگ و فوگ کے تدارک میں اسلامی اصول نہ صرف اخلاقی رہنمائی دیتے ہیں بلکہ عملی اور پائیدار حل بھی فراہم کرتے ہیں۔ احتیاط پر مبنی رویہ، نقصان دہ عوامل سے اجتناب، اور ماحول دوست اقدامات انسانی زندگی، ماحولیاتی توازن اور آنے والی نسلوں کی فلاح کی ضمانت ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ماحول کی حفاظت انسان کی ذمہ داری ہے، اور اس کا خیال رکھنا انسانی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے بھی ضروری ہے سورۃ الاعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا﴾[25]

ترجمہ : "اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ زمین میں اصلاح اور فلاح کے بعد کسی قسم کا فساد پھیلانا جائز نہیں۔ سموگ و فوگ کے تناظر میں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی سرگرمیوں، جنگی ہتھیاروں یا صنعتی اخراجات کے ذریعے فضا کو آلودہ کرنا اور ماحولیاتی نقصان پہنچانا فساد کی نوعیت رکھتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ماحول کی حفاظت اور انسانی و ماحولیاتی حقوق کا تحفظ ہر فرد اور معاشرے کی ذمہ داری ہے، اور فضا میں غیر ضروری آلودگی پھیلانا شرعی طور پر ممنوع ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قضى أن لا ضرر ولا ضرار"[26]

ترجمہ : "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نہ خود نقصان پہنچاؤ، اور نہ کسی کا نقصان کرو"

حدیث کا اصول : نہ خود نقصان دو اور نہ دوسروں کو تکلیف پہنچاؤ۔ جدید ہتھیار فضا، شہروں اور شہریوں کی صحت کو زہریلے دھوئیں، باریک ذرات اور کیمیکلز سے متاثر کرتے ہیں جو سموگ اور بیماری پیدا کرتے ہیں یہ واضح "ضرر" ہے۔ اسلام ماحول، آبِ نوش اور انسانی جان کی حفاظت کا حکم دیتا ہے؛ لہٰذا جنگی فیصلوں میں ماحول و عوامی تحفظ کو مقدم رکھنا لازمی ہے۔

5۔ ماحولیاتی امور میں حد سے تجاوز میں احتیاط

ماحولیاتی امور میں حد سے تجاوز نہ کرنا انسانی ذمہ داری اور قدرتی توازن کے تحفظ کے لیے نہایت اہم ہے۔ اسلام ہمیں اعتدال اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا :

﴿يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ وَكُلُواْ وَٱشۡرَبُواْ وَلَا تُسۡرِفُوٓاْ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُسۡرِفِينَ﴾[27]

ترجمہ : " اے آدم کے بیٹو! ہر نماز کے وقت اپنی زینت (لباس و پاکیزگی) اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، مگر حد سے نہ بڑھو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

ہر وہ عمل جو ضرورت سے تجاوز کر کے ماحول، فضا یا انسانی صحت کو نقصان پہنچائے، شرعاً ناپسندیدہ ہے۔ جدید دور میں

ایندھن کا بے جا استعمال، صنعتی دھواں، گاڑیوں کی حد سے زیادہ آلودگی اور جنگی دھوئیں سے پیدا ہونے والی سموگ و فوگ اسی اسراف اور بے اعتدالی کی واضح صورتیں ہیں۔ چونکہ سموگ براہِ راست انسانی جان، صحت، عبادت اور معاشرت کو متاثر کرتی ہے، اس لیے شریعت کے اصولِ اعتدال کے مطابق ایسی آلودگی پیدا کرنا یا اسے نظرانداز کرنا اسلامی ہدایات کے خلاف ہے۔ اسلام پاکیزگی، ماحول کے تحفظ اور فضا کی صحت کو انسان کی دینی واخلاقی ذمہ داری قرار دیتا ہے۔

خلاصۃ البحث:

سموگ اور فوگ فضائی آلودگی کی شدید شکلیں ہیں جو انسانی صحت، شہری ماحول اور ماحولیاتی توازن کے لیے خطرناک ہیں۔ اسلامی تعلیمات ہمیں ماحول کی حفاظت، انسانی جان کی سلامتی، حد سے تجاوز سے بچنا اور اعتدال اختیار کرنا سکھاتی ہیں۔ جنگ یا صنعتی سرگرمیوں میں زہریلے دھوئیں، کیمیائی اخراجات اور فضائی آلودگی پیدا کرنے والے اقدامات شرعی اور اخلاقی طور پر ممنوع ہیں کیونکہ یہ انسان، زمین، پانی اور فضا کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اصولِ اعتدال، احتیاط اور نقصان سے اجتناب کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ ضروری ہے۔ دشمنی یا نفرت بھی ہمیں ماحول اور شہریوں کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لیے سموگ و فوگ کا تدارک، فضائی آلودگی کو کم کرنا اور ماحول کی حفاظت اسلامی تعلیمات کے مطابق انسانی ذمہ داری ہے۔

نتائج البحث:

1. جدید جنگی ہتھیاروں کے استعمال سے زہریلا دھواں اور باریک ذرات فضا میں شامل ہو جاتے ہیں، جو سموگ اور فوگ کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کیفیت شدید فضائی آلودگی کی ایک واضح صورت ہے۔
2. جنگی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی عام انسانوں کی صحت اور جان کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اسلامی اصول" لا ضرر ولا ضرار " کے مطابق ایسا عمل شرعاً قابلِ مواخذہ ہے۔
3. اسلامی تعلیمات جنگ کو اخلاقی اور شرعی حدود میں رکھتی ہیں۔ درختوں، پانی اور زمین کو نقصان پہنچانا اسلام میں ناپسندیدہ اور ممنوع ہے۔
4. سموگ اور فوگ کی وجہ سے انسانی بیماریوں اور ماحولیاتی بگاڑ میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ نقصان فقہی اصطلاح میں *ضررِ عام* کے زمرے میں آتا ہے۔
5. ایسے جنگی ہتھیار جو وسیع پیمانے پر انسان اور ماحول کو تباہ کریں۔ اسلامی نقطۂ نظر میں فساد فی الارض کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

سفارشات

1. اسلامی قانونِ جنگ میں ماحولیاتی تحفظ کو مستقل اور واضح اصول کے طور پر شامل کیا جائے۔
2. جنگی ہتھیاروں کو استعمال کرنے سے پہلے ان کے ماحولیاتی اور انسانی نقصانات کا جائزہ لیا جائے۔
3. اسلامی ممالک کو عالمی اداروں میں جنگی آلودگی کے خلاف اسلامی مؤقف پیش کرنا چاہیے۔
4. جنگ کے دوران ماحول کو نقصان پہنچانے والوں سے جواب دہی اور تلافی کا نظام قائم کیا جائے۔
5. علماء، ماہرینِ ماحولیات اور عسکری ماہرین مشترکہ طور پر اسلامی رہنمائی تیار کریں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 Geneva Academy of International Humanitarian Law and Human Rights, nuclear weapons Under International Law: An Overview, October 2014, p. 4

2 المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیہ، قاہرہ دار الدعوۃ، ج2، ص:296

3 Baraa Ahmed Ali and Ali Saeed Jasim, The History of Radioactive Effects on the Ecosystem: Hiroshima Bomb, E3S Web of Conferences, vol. 583, article no. 04015 (2024), ITESE – 2024 (International Scientific and Educational Seminar), p. 5

4 https://www.opcw.org/our-work/what-chemical-weapon ،accessed 02,04,2024

5 عادل السید محمد علی، حمایۃ البیئۃ اثناء استخدام اسلحۃ الدمار الشامل: دراسۃ مقارنۃ بین الفقہ الاسلامی والقانون الدولی العام، (جناکلیس: المعہد العالی للعلوم الاداریۃ، 2019)، ص:1118

6 عادل السید، مرجع سابق، ص:1127

7 https://disarmament.unoda.org/en/our-work/weapons-mass-destruction/biological-weapons,accessed,15,01,2025

8 Mark G. Kortepeter and Gerald W. Parker, Potential Biological Weapons Threats, U.S. Army Medical Research Institute of Infectious Diseases, Fort Detrick, Maryland, USA, Emerging Infectious Diseases, Vol. 5, No. 4, July–August 1999, p. 523

9 عادل السید محمد علی، حمایۃ البیئۃ اثناء استخدام اسلحۃ الدمار الشامل: دراسۃ مقارنۃ بین الفقہ الاسلامی والقانون الدولی العام، (جناکلیس: المعہد العالی للعلوم الاداریۃ، 2019)، ص:1170

10 https://airly.org/en/smog-definition-effects-and-causesaccessed,16,02,2025

11 https://www.pranaair.com/blog/differencebetweenfogandsmog/Accessed,18,02,2025

12 https://www.uoanbar.edu.iq/eStoreImages/Bank/10813.pdf,report,19,02,2025

13 https://cpt.org/campaigns/demilitarizetheskies utm ،Accessed,18,07,2025

14 https://www.who.int/teams/environment-climate-change-and-health/air-quality-energy-and-health/health-impacts ، accessed ,04,06,2024

15 https://www.who.int/teams/environment-climate-change-and-health/air-quality-energy-and-health/health-impacts ،accessed ,03,02,2025

16 طایل محمود الحسن، تلوث الہواء فی المدن الکبری، الامن والحیاۃ، المدینۃ المنورۃ، 2018، ص:60

17 ہادی فیصل سعدون، "التلوث البیئی فی العراق واثرہ علی الصحۃ والامن الصحی"، مجلۃ کلیۃ التربیۃ الاساسیۃ، جلد 42، شمارہ 793، 2018، ص:403

18 زاہدہ حنا، ماحولیاتی آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی: رپورٹ، روزنامہ ایکسپریس، 3 نومبر 2024

19 Protocol I, Geneva Conventions, 8 June 1977, UNTS vol. 1125, p: 21

20 سنن ابو داؤد، باب فی کراہیۃ حرق العدو بالنار، رقم الحدیث: 2673

21 عبد الرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی، الأشباہ والنظائر، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1990، ص: 7
22 الطبری، جامع البیان فی تأویل القرآن، ج9، ص 487
23 مسند الشامیین لطبرانی، باب عن سمرہ بن جندب، رقم الحدیث: 3484
24 صحیح مسلم باب طاعون، رقم الحدیث 98
25 القرآن سورۃ الاعراف، 7:56
26 سنن ابن ماجہ، باب من بنی فی حقہ مایضر بجارہ، رقم الحدیث: 2340
27 القرآن، سورۃ الاعراف، 7:31